نے حضرت اکبر الٰہ آبادی کی بارگاہِ عقیدت میں بطورِ خراجِ تحسین وارادت کے پیش کیا تھا۔ شروع میں چند متعارف اصحابِ قلم کی تحریریں ہیں ان میں بھی حضرت لسان العصر کے فضل وکمال کا اعتراف کیا گیا ہے قطع نظر اس کے کہ یہ نظمیں اور قطعات اردو زبان کے ایک نامور حکیم شاعر کی یاد کو تازہ کرتے اور حضرت لسان العصر کی خصوصیات کلام کی طرف اشارے کرتے ہیں اور اس بنا پر قابل قدر ہیں ادبی اور فنی لحاظ سے بھی یہ مجموعہ اس لائق ہے کہ اربابِ ذوق اس کا مطالعہ کریں اور لطف اندوز ہوں۔

## زبدۃ الحکمۃ مع ضمیمہ

مصنفہ مولانا عبدالحق خیرآبادی تقطیع خورد ضخامت ۱۳۵ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ پتہ:۔ زاویۂ علمیہ۔ محمد علی روڈ بالائے قلعہ علی گڑھ

مولانا محمد عبدالحق خیرآبادی اپنے والد ماجد مولانا محمد فضل حق صاحب خیرآبادی کی طرح ہندوستان کے انیسویں صدی کے اکابر افاضل علما میں سے تھے منطق اور فلسفہ میں درک و بصیرت مولانا کا خاندانی ورثہ تھا چنانچہ امیرانہ شان کے ساتھ زندگی بسر کرنے اور ملازمت و درس کی مصروفیتوں کے باوجود آپ نے منطق کی مشہور اور نہایت دقیق و بلند پایہ کتابوں مثلاً قاضی مبارک۔ غلام یحییٰ۔ حمد اللہ میر زاہد وغیرہ پر حواشی لکھے جو آج تک اربابِ علم میں بڑی وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے مبتدی طلبا کے لئے اردو زبان میں ایک رسالہ زبدۃ الحکمۃ کے نام سے لکھا تھا جس میں منطق و فلسفہ کے مسائل کو سادہ اور آسان زبان میں ذہن نشین انداز میں بیان کیا گیا تھا۔ یہ رسالہ اگرچہ ایک مرتبہ طبع ہو چکا تھا مگر اب عرصہ سے نایاب تھا۔ خوشی کی بات ہے کہ مولانا محمد عبدالشاہد خاں شروانی نے جو فن کے صاحبِ ذوق عالم ہونے کے ساتھ اسی خانوادۂ علم وفضل سے تلمذ کا تعلق بھی رکھتے ہیں اس رسالہ کی دوبارہ اشاعت کی طرف توجہ کی اور ایک مقدمہ کے ساتھ جس میں مولانا کے حالات و سوانح اور علمی و اخلاقی اوصاف و کمالات بیان کئے گئے ہیں اس گنجینہ کو وقف عام کر دیا اس میں شبہ نہیں کہ رسالہ فنی معلومات اور اندازِ تفہیم کے اعتبار سے اربابِ ذوق کے لئے بہت زیادہ قابل قدر ہے اور اس لائق ہے کہ اس کو منطق کے نصاب میں شامل کیا جائے۔